"شق صدر" سے متعلق روایات

(تنقیدی جائزہ)

سید رمیز الحسن موسوی*

پیغمبر اکرم ﷺ کی حیات طیبہ شروع ہی سے غیر معمولی واقعات سے بھری پڑی ہے جو آپؐ کے ایک غیر معمولی انسان ہونے کی دلیل ہے۔ وہ تمام غیر معمولی واقعات جو آپؐ کی ولادت باسعادت سے پہلے رونما ہوئے ہیں یا ولادت کے بعد آپؐ کے بچپن میں دیکھے گئے ہیں سب آپؐ کی عظمت اور عظیم الٰہی شخصیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ منجملہ غیر معمولی واقعات کہ جو آپؐ کی حیات طیبہ کے دوران رونما ہوئے ہیں اُن میں سے ایک طاق کسریٰ میں شگاف پیدا ہونا، سینہ حلیمہ سعدیہ کا دودھ سے بھر جانا اور اُن کے قبیلے میں آپؐ کی آمد کی وجہ سے برکات کا نازل ہونا وغیرہ ہیں۔

اس قسم کے ارھاصات (کسی نبی کے مبعوث ہونے سے پہلے غیر معمولی واقعات کا رونما ہونا) اور کرامات کہ جو آنحضرت ﷺ کی عظمت، الٰہی شخصیت کی علامت ہونے کے علاوہ تمام مسلمانوں کے لئے فخر و مباہات کا باعث بھی ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ بعض ناسمجھ یا مفاد پرست عناصر نے انہی ارھاصات و کرامات کے بہانے کچھ خلاف واقع غیر عقلی چیزیں بھی نقل کی ہیں جو آپؐ کی شخصیت، عظمت اور مقام و منزلت کے ساتھ سازگار نہیں ہیں اور جن کو نقل کرنے کے پیچھے کچھ مفادات نظر آتے ہیں۔

انہی اسرائیلیات میں سے ایک "شق صدر" کا افسانہ بھی ہے۔ حیات النبی ﷺ سے متعلق یہ قصہ سوائے امامیہ مؤرخین و محدثین کے تمام اہل سنت مؤرخین و محدثین نے نقل کیا ہے جس کے مطابق پیغمبر اکرمؐ کے بچپن کے زمانے میں آپؐ کے سینہ مبارک کو چیڑ پھاڑ کر اندر سے دھویا گیا ہے!!

شق صدر کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ

لغت کی مشہور کتاب "مصباح المنیر" میں آیا ہے کہ

"الشق بالفتح انفراجٌ فی الشئی"

یعنی؛ کسی شئی کے کھل جانے کو شق کہتے ہیں۔

"اقرب الموارد" کے مطابق:

"شق الشئی شقا صدعه"

یعنی؛ کسی شئی کے شق ہونے سے مراد اُس چیز میں شگاف ڈالنا ہے۔

مولوی فیروز الدین فیروز اللغات میں شَق کے بارے میں لکھتے ہیں: پھٹا ہوا، شگاف پڑا ہوا، شگاف، دراڑ۔ اسی سے شَق القمر بھی ہے یعنی چاند کا پھٹ جانا۔

شَق الصدر کا اصطلاحی معنیٰ بھی یہی ہے یعنی؛ سینے کو کھولنا یا شگاف ڈالنا۔ اس سے مراد شَق الصدر کا واقعہ ہے۔ جو روایات کے مطابق پیغمبر اکرم ﷺ کے بچپن میں رونما ہوا تھا۔

اس سے پہلے کہ ہم اس قسم کی روایات پر عقل و نقل کی روشنی میں تبصرہ کریں ممتاز مؤرخین اور محدثین کی کتابوں سے اس قسم کی روایات کے چند نمونے یہاں نقل کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ "شق صدر" سے متعلق تمام روایات کتب اہل سنت میں نقل ہوئی ہیں، اگر کسی امامیہ کتاب میں اس قسم کی

---

*۔ مدیر سہ ماہی نور معرفت، نور الہدیٰ ٹرسٹ مرکز تحقیقات (نمت)، بارہ کہو، اسلام آباد

روایت نقل ہوئی بھی ہے تو وہ شاہد مثال یا بطور نقد و نظر کے نقل ہوئی ہے چونکہ کسی بھی شیعہ راوی اور محدث و سیرت نگار نے اس واقعہ کو اہمیت نہیں دی چونکہ یہ واقعہ انبیاء اور نبوت کے بارے میں شیعوں کے کلامی مبانی کے خلاف ہے۔

کتب اہل سنت اور شق صدر کی روایات

شق صدر کا واقعہ بہت سے محد ثین نے نقل کیا ہے۔ مثلاً صحیح مسلم نے اس کے بارے میں چند روایات نقل کی ہیں۔ کازرونی نے "المنتقی فی مولود المصطفیٰ" میں اور طبری نے تاریخ طبری میں۔ (1)

اسی طرح تاریخ یعقوبی نے بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے۔ (2) دوسرے سیرت نگاروں نے یہ واقعہ لکھا ہے۔ ان میں سے چند ایک روایات کو یہاں نقل کیا جاتا ہے:

ابن ہشام نے اپنی کتاب میں یہ واقعہ اس طرح لکھا ہے:

"واسترُضعتُ فِی بَنِی سَعد بن بکر، فَبینا انا مع مملوئَةٍ ثلجاً، ثم اخذانی فشقَّا بَطنِی، واستخرَجاقَلبِی فَشَقَّاهُ فَستَخرَجا مِنهُ عَلَقَة سَودَاءَ فَطرَحَاهَا، ثُمَّ غَسَلاَ قَلبِی وَبَطنِی بِذَلِکَ الثَّلجِ حَتَّی اَنقیَا۔ (3)

سیرت ابن ہشام کے اُردو مترجم نے یہ روایت "واقعہ شق صدر" کے عنوان سے یوں لکھی ہے:

"خدا کی قسم آپ کو اپنے ساتھ لے کر ہمارے آنے کے بعد آپ اپنے بھائی کے ساتھ ہماری بکریوں کے بچوں میں ہمارے گھر کے پیچھے ہی تھے کہ آپ کا بھائی ہانپتا کانپتا ہمارے پاس آیا اور مجھ سے اور اپنے باپ سے کہا میرا جو قریشی بھائی ہے اس کو دو شخصوں نے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں پکڑ لیا اور اس کو لٹا کر اس کا پیٹ چاک کر ڈالا اور اس کو مار رہے ہیں (انہوں نے) کہا (یہ سنتے ہی) میں اور آپ کے والد آپ کی طرف دوڑے تو ہم نے آپ کو اس حال میں کھڑا پایا کہ آپ کے چہرے کا رنگ سیاہ تھا میں نے آپ کو گلے لگایا اور آپ کے والد نے بھی آپ کو گلے لگایا۔ اور ہم نے آپؐ سے کہا: میرے پیارے بیٹے تجھے کیا ہوا۔ فرمایا: میرے پاس دو شخص جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے آئے اور مجھے لٹا کر میرا پیٹ چاک کیا۔ اور اُنھوں نے اس میں کوئی چیز تلاش کی میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھی (انہوں نے) کہا کہ پھر ہم آپؐ کو لے کر اپنے ڈیروں کی طرف لوٹے۔ (4)

صحیح مسلم میں یہ روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

"روی مسلم بن حجاج عن انس بن مالك ان رسول الله(ص)اتاه جبرئیل و هو یلعب مع الغلمان فاخذه و صرعه، فشق عن قلبه فاستخرج القلب فاستخرج منه علقة فقال: هذا حظ الشیطان منك، ثم غسله فی طست من ذهب بماء زمزم، ثم لامه ثم اعاده فی مکانه۔

"جاء الغلمان یسعون الی امه۔ یعنی ظئره۔ فقالوا: ان محمدا قد قتل فاستقبلوه وهو منتقع اللون، قال انس: وقد کنت اری اثر ذلك المخیط فی صدره"

یعنی؛ مسلم نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک دن جب رسول خدا ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، جبرائیل اُن کے نزدیک آئے اور اُنھیں پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور آپؐ کا سینہ چاک کر کے اُس میں سے آپؐ کا دل نکال کر اُس میں سے ایک خون کا لوتھڑا نکال کر کہا یہ تم میں شیطان کا حصہ ہے، پھر آپؐ کے دل کو سونے کے ایک طشت میں رکھ کر آب زمزم سے دھویا اور پھر اُسے اُسی طرح اپنی جگہ رکھ کر سینہ بند کر دیا۔

بچے اپنی ماں کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور ماں سے کہا: محمد قتل ہو گئے ہیں! وہ سب آپؐ کی طرف آئے تو آپ کو دیکھا کہ آپؐ کا رنگ اُڑا ہوا تھا! انس کہتے ہیں: میں نے آنحضرتؐ کے سینے میں ٹانکے لگے ہوئے دیکھے ہیں۔ (5)

یہ قصہ تدریجاً روایات میں اسی طرح پھیلتا رہا یہاں تک کہ کہا جانے لگا: شق صدر کا واقعہ پیغمبر اکرمؐ کی زندگی میں چار پانچ بار رونما ہوا ہے، سب سے پہلے تین سال کی عمر میں (جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ کیا ہے) پھر دس سال کی عمر میں، پھر نبوت سے مبعوث ہونے کے وقت اور ایک بار واقعہ معراج کے وقت۔ اس سلسلے میں بعض عرب شعراء نے کچھ اشعار بھی کہے ہیں۔ (6)

اسی طرح بعض مفسرین نے تو سورۂ انشراح میں آیہ مجیدہ

"الم نشرح لك صدرك"

کی تطبیق بھی اسی واقعہ پر کی ہے اور اسے اس کا شان نزول قرار دیا ہے۔ (7)

واقعہ "شق صدر" کے بارے میں علماء کی آراء

چونکہ پیغمبر اکرم ﷺ کے شق صدر سے متعلق روایات کا اصل منبع و ماخذ اہل سنت کی کتب ہیں اور اہل سنت راویوں اور علماء نے ہی انہیں نقل کیا ہے لہٰذا تمام علمائے اہل سنت نے اس واقعے کو قبول کیا ہے اور اسے رسول اللہ ﷺ کے کمالات میں سے شمار کیا ہے۔ اس لئے اہل سنت کے ایک عالم دین علامہ محمود ابوریہ کے علاوہ کسی نے بھی اس واقعے کے بارے میں کوئی تنقیدی رائے نہیں دی۔ لہٰذا مصری عالم دین محمود ابوریہ نے اپنی کتاب "اضوٴ علی السنة المحمدية او دفاع عن الحديث" میں اس واقعے کو جعلی قرار دیتے ہوئے اسے اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے۔ (8)

اہل سنت علماء کے مقابلے میں شیعہ علماء میں سے کسی نے بھی شق صدر کی روایات پر اعتماد نہیں کیا۔ شیعہ علماء نے اس واقعہ کو عصمت رسولؐ کے خلاف سمجھتے ہوئے اس قسم کی روایات کو اسرئیلیات میں سے شمار کیا ہے۔ البتہ بعض علمائے شیعہ نے اس کو ایک قسم کی تمثیل اور تمثل جانتے اس واقعے کی عقلی توجیہ کرنے کی سعی کی ہے جو اس واقعہ میں موجود جزئیات کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ (9)

چونکہ اس واقعے سے متعلق روایات کثرت سے کتب حدیث و تاریخ میں نقل ہوئی ہیں جس کی وجہ سے اس نے ایک واقعیت کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ شاید اسی کثرت نقل کی وجہ سے بعض اخباری مزاج شیعہ محدثین اور علماء نے بھی اس واقعے کو حیرت انگیز واقعات کی بناء پر قبول کیا ہے، لیکن اس کی سند سے مطمئن نہیں ہوئے ہیں۔ جیسا کہ علامہ مجلسیؒ اس واقعے کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "پیغمبر اکرم ﷺ کے شق صدر کا واقعہ کہ جو آپؐ کے بچپن میں رونما ہوا ہے، اہل سنت کی روایات میں بطور مستفیض نقل ہوا ہے لیکن ہماری (شیعہ) روایات میں یہ واقعہ کسی قابل اعتماد سند کے ساتھ نقل نہیں ہوا، لیکن اس کی نفی بھی نقل نہیں ہوئی اور عقل بھی اس کے وقوع کی نفی نہیں کرتی لہٰذا ہم اس کی نفی اور اثبات میں توقف کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے اکثر سابقہ علماء نے اس واقعے پر اعتراضات کئے ہیں"۔ (10)

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ مجلسیؒ اپنے اخباری خیالات اور روایات سے شدید لگاؤ کی وجہ سے کتب حدیث میں کثرت سے نقل ہونے والے اس واقعے کی نفی نہیں کر سکے۔ چونکہ اخباری مزاج عقل کے مقابلے میں نقل کو اہمیت دینے کا عادی ہے۔

روایات شق صدر پر ہونے والے اعتراضات

علماء و محققین نے واقعہ شق صدر سے متعلق روایات پر جو تنقید کی ہے اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

ا۔ شق صدر جیسی روایات کا اسرائیلیات میں سے ہونا

شق صدر ہی جیسی کچھ اور روایات بھی کتب حدیث میں نقل ہوئی ہیں کہ جو ظاہر کرتی ہیں کہ انسان اپنی پیدائش کے ساتھ ہی شیطان کے تسلط میں ہوتا ہے۔ انہی جیسی ایک روایت صحیح بخاری میں نقل ہوئی ہے:

> مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں حضرت ابوہریرہؓ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہیں چھوتا ہے،

جس سے وہ بچہ چلاتا ہے، سوائے مریم اور ان کے بیٹے (عیسیٰؑ) کے پھر ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ "انی اعیذبك وذریتها من شیطان الرجیم (آل عمران، ۳۶) یہ کلمہ حضرت مریم کی ماں نے کہا تھا، اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور مریم اور عیسیٰ کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے بچالیا۔(11)

واقعہ شق صدر اور مذکورہ بالا روایات ہی ہیں کہ جو متعصب عیسائیوں کو مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ وہ لوگ انہی روایات کو دلیل بنا کر کہتے ہیں کہ کوئی بھی انسان حتیٰ انبیائے کرام ؑ بھی معصوم نہیں ہیں اور لغزش وخطاکے خطرے سے دو چار ہیں، سوائے حضرت عیسیٰ اور اُن کی ماں حضرت مریمؑ کے۔ چونکہ وہ شیطان کے چھونے سے محفوظ رہے ہیں اور یہی بات اُن کے غیر معمولی ہونے کی دلیل ہے جس کی وجہ سے وہ ایک لاہوتی ہستیاں ہیں۔ اسی طرح شق صدر جیسی روایات بھی غیر مسلموں کو پیغمبر کی عصمت اور باطنی طہارت کے بارے میں شک وشبہ میں ڈال سکتی ہیں اور وہ اسلام و پیغمبر ﷺ کی حقانیت کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ شق صدر جیسی اسرائیلیات کے تاریخی سرچشمے کے بارے میں علامہ جعفر مرتضیٰ عاملی لکھتے ہیں:

"حقیقت میں یہ روایت زمانہ جاہلیت کے قصے کہانیوں سے لی گئی ہے جیسا کہ کتاب "اغانی" میں ایک قصہ نقل ہوا ہے کہ "اُمیہ بن ابی صلت" نے خواب میں دیکھا کہ دو پرندے آتے ہیں، ایک گھر کے دروازے پر بیٹھ جاتا ہے اور دوسرا اندر داخل ہو کر اُمیہ کا دل چیرتا ہے اور پھر اُسے دوبارہ وہیں لوٹا دیتا ہے۔ دوسرا پرندہ اُس پرندے سے کہتا ہے: کیا تو نے دریافت کر لیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہاں، پھر وہ پوچھتا ہے کیا اُس کا تزکیہ ہو گیا ہے؟ یہ پرندہ کہتا ہے: اس نے قبول نہیں کیا۔ پھر وہ اس کے دل کو اپنی جگہ رکھ دیتا ہے۔ اس کے بعد اُمیہ کے سینے کی چیر پھاڑ کا عمل چار بار دہرایا جاتا ہے"۔

لگتا ہے "اُمیہ بن ابی صلت" کے قصے جیسے بے بنیاد قصے اور "شیطان کے چھونے" جیسی جعلی روایات ہی نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بھی شق صدر جیسی روایات گھڑنے کا باعث بنی ہیں۔(12)

۲۔ متن روایت کا ضعف

اس روایت کا متن بھی ضعیف ہے چونکہ ظن و گمان پر مشتمل ہے، چنانچہ اُستاد محمود ابوریہ اس بارے میں اپنے اُستاد شیخ محمد عبدہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فهو من الأخبار الظنية لأنه من رواية الآحاد، ولما كان موضوعها عالم الغيب، والايمان بالغيب من قسم العقائد، وهي لايؤخذ فيها بالظن لقوله تعالىٰ: "ان الظن لايغني من الحق شيئاً" "كنا غير مكلفين الايمان بمضمون تلك الأحاديث في عقائدنا"

"یہ روایت اخبار احاد میں سے ہے جو ظن و گمان پر مشتمل ہے اور خبر واحد ہے جبکہ اس کا موضوع عالم غیب ہے اور غیب پر ایمان عقائد میں سے ہے لہٰذا اس میں ظن و گمان صحیح نہیں چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "گمان ہرگز انسان کو حق سے بے نیاز نہیں کرتا" (13)

بنابریں ہم اس روایت کے مضمون پر ایمان لانے کے مکلّف نہیں ہیں"۔(14)

۳۔ مضمون روایات میں تعارض

واقعہ شق صدر کے بارے میں جو روایات نقل ہوئی ہیں، اُن کے مضمون میں واضح تعارض نظر آتا ہے ابن ہشام کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو اپنی ماں کے سپرد کرنے کا سبب یہ تھا کہ جب حبشہ کے کچھ عیسائیوں نے آپؐ کو اپنی دائی کے ساتھ دیکھا تو آپؐ کے بارے میں دائی حلیمہ سے کچھ سوالات کئے اور آنحضرتؐ کا جائزہ لینے لگے اور دائی حلیمہ سے کہا: ہم اس بچے کو ملک حبش لے جاتے ہیں (یہ باتیں سن کر) حلیمہ ڈر گئیں اور اُنھوں نے آنحضرت ﷺ کو اُن ماں کو واپس کر دیا۔(15)

جبکہ آگے چل کر ابن ہشام اور دوسرے مؤرخین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ دائی حلیمہ نے شق صدر کے واقعے کے بعد پیغمبر اکرم ﷺ کو اُن کی والدہ کے پاس بھیج دیا تھا چونکہ حلیمہ اور اُن کے شوہر ڈر گئے تھے کہ کہیں جنات پیغمبر اکرم ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔

"قال لی ابوہ یاحلیمة: لقد خشیت ان یکون هذا الغلام قد اصیب فالحقیة باهله قبل ان یظهر به ذلك"۔(16)

لہٰذا اُنھوں نے آپؐ کو اُن کی والدہ کے پاس بھیج دیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کا سینہ چاک ہونے کی وجہ سے آپؐ کو ماں کے پاس واپس بھیج دیا گیا ہو؟ جبکہ بقول مؤرخین یہ واقعہ اُس وقت پیش آیا تھا جب پیغمبر اکرم ﷺ کی عمر مبارک دو یا تین سال تھی، لیکن متفق علیہ قول یہ ہے کہ آپؐ پانچ سال کے بعد اپنی والدہ ماجدہ کے پاس واپس لوٹے تھے۔(17)

۴۔انسان میں منبع شر جسمانی ہے یا نفسانی؟

کیا یہ ممکن ہے کہ انسان کے جسم میں موجود قلب میں خون کی کوئی غدود انسان کے اندر شرارت و گمراہی کا منبع و سرچشمہ قرار پائے۔ جبکہ انسان کے اندر شرارت اور تقویٰ و پاکیزگی کا انسان کے دل و قلب سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق انسان کے نفس سے ہے۔اس کے علاوہ ان روایات کے مطابق پیغمبر اکرمؐ کے ساتھ یہ عمل (شق صدر) کئی بار انجام پایا ہے۔ نعوذ باللہ! تمام انبیاء کے سرادر نبی کو بار بار گمراہی و شر سے پاک کیا جارہا ہے؟! کیا یہ بات خود پیغمبر اکرم ﷺ کی توہین نہیں ہے اور عصمت پیغمبر کے خلاف نہیں ہے؟

۵۔کیا باطنی طہارت کے لئے جراحی کی ضرورت ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو برائی اور شر سے بچانے کے لئے اُس کے آپریشن اور جراحت و چیڑھ پھاڑ کا محتاج ہے۔ کیا انسان میں برائی و شر کا پہلو اُس کے جسم سے تعلق رکھتا ہے یا اس کے نفس سے؟ کیا انسان جھوٹ و فریب، حسد و تکبر جیسے گناہ اپنے نفس میں انجام دیتا ہے یا جسم کے ذریعے؟۔ہر انسان جانتا ہے کہ ایسی روحانی بیماریوں کا علاج انسان کی روح اور نفس سے تعلق رکھتا ہے نہ اُس کی جسمانی چیڑھ پھاڑ سے۔

کیا ایک فرشتہ کہ جو مجرد مخلوق ہے اور مادہ اور مادیت سے منزہ ہے، ایسا کام لوگوں کی آنکھوں کے سامنے انجام دے سکتا ہے، وہ بھی اللہ کے عظیم المرتبہ نبی کے ساتھ کہ جو رحمۃ للعالمین بن کر آیا ہے۔ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے مقابلے میں ان روایات کی کوئی عقلی توجیہہ نہیں کی جاسکتی۔

۶۔شیطان کا خدا کے مخلص بندوں پر عدم تسلط

کیا اس قسم کی روایات، قرآن کی اُن آیات کے ساتھ متعارض نہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان میرے مخلص بندوں پر مسلط نہیں ہو سکتا؟ اگر ان روایات اور قرآن میں تعارض پیش آجائے تو ہمیں کس کو قبول کرنا چاہیے، قرآن کو یا ان روایات کو؟

اللہ تعالیٰ قرآن میں شیطان کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے:

"قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ۔إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ "(18)

یعنی؛اس نے کہا: پروردگارا! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں مادی نعمتوں کو زمین میں ان (انسانوں) کی نگاہ میں مزّین کروں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفَى بِرَبِّكَ وَكِيلًا"(19)

یعنی؛(لیکن جان لے) تو ہر گز میرے بندوں پر تسلط حاصل نہیں کرسکے گا یہی کافی ہے کہ تیرا پروردگار ان کا محافظ و وکیل ہے۔

یہاں اُستاد محمود ابوریہ، یہ آیات ذکر کرنے کے بعد اس قسم کی روایات پر اعتماد کرنے والوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

"و کیف یدفعون الکتاب بالسنة، أو یعارضون المتواتر الذی یفید الیقین، بأحادیث الآحاد التی لا تفید إلا الظن؟!

"یہ لوگ کس طرح کتاب خدا کو سنت ظنیہ اور متواتر احادیث کہ جو یقینی ہیں کو اخبار احاد کہ جن سے فقط ظن و گمان حاصل ہوتا ہے، کے ذریعے ردّ کر دیتے ہیں"۔(20)

۷۔روایات شق صدر کا عصمت پیغمبرؐ کے منافی ہونا

جیسا کہ انس نے نقل کیا ہے پیغمبر اکرم ﷺ کے سینے کو چیر پھاڑ کر آب زم زم سے دھویا گیا ہے۔ یہ بات اس لحاظ سے بھی ضعیف اور نا قابل اعتماد ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کا معصوم ہونا متفق علیہ ہے۔ تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ آپؐ ہر قسم کی شیطانی آلودگی سے پاک و پاکیزہ تھے اور شیطان کو آپؐ پر کسی قسم کا تسلط حاصل نہیں تھا۔ جیسا کہ شیخ محمد عبدہ کہتے ہیں:

"والمحقق عندنا انه لیس للشیطان سلطان علی عباد الله المخلصین، وخیرهم الانبیاء والمرسلین" (21)

تاکہ آپؐ کے سینے کو چاک کرکے اُسے دھونے کی ضرورت پیش آتی۔

۸۔آنحضرتؐ کے سینہ مبارک پر ٹانکوں کے نشانات؟!

صحیح مسلم کی روایت میں انس بن مالک کے بقول:

قال انس: "وقد کنت اری اثر ذلك فی صدره"

یعنی؛انس کہتے ہیں: میں نے آنحضرتؐ کے سینے میں ٹانکے لگے ہوئے دیکھے ہیں۔

حضرت انس نے یہ نشانات کب دیکھے ہیں: پیغمبرؐ کے بچپن میں یا آپؐ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں؟کیا حضرت انس نے ہی یہ نشانات دیکھے ہیں یا دوسرے صحابہؓ نے بھی دیکھے ہیں؟اگر دیکھے ہیں تو دوسروں نے اس کے بارے اظہار کیوں نہیں فرمایا؟ یہ وہ سوالات ہیں کہ جو سیرت اور حیات النبیؐ کے مطالعہ کرنے والوں کے لئے تشنہ تحقیق ہیں۔

نتیجہ:

پس شق صدر کی روایات قرآن کے ساتھ بھی تعارض رکھتی ہیں اور مسلمانوں کے متفق علیہ اعتقادات کے بھی خلاف ہیں اور عام عقل بھی انہیں تسلیم نہیں کرتی۔ جس کی وجہ سے انہیں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لئے بعض محققین (22) کے نزدیک یہ روایات عیسائیوں اور اہل کلیسا کی جعل کی ہوئی ہیں اور ان کا شمار اسرائیلیات میں ہوتا ہے۔ اس بات کی تائید اُن روایات سے بھی ہوتی ہے کہ جو صحیح مسلم و صحیح بخاری میں آئی ہیں کہ سوائے حضرت عیسی -کے تمام اولاد آدم اپنی پیدائش کے وقت سے ہی شیطان کے تسلط و نفوذ کا شکار ہو جاتی ہے اور اسی لئے بچہ روتا اور چیختا ہے۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام تھے کہ جو پردے اور حجاب میں ہونے کی وجہ سے شیطان کے چھونے سے محفوظ رہے ہیں۔

*****

حوالہ جات

1۔ تاریخ طبری، جلد دوم، حصہ اول، دار الاشاعت، کراچی، طبع ۲۰۰۳ء

2۔ تاریخ یعقوبی، ص ۲۲۲ (اُردو)

3۔ السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ج ا، ص ۱۶۸ (ولادتہ رسول اللہ و رضاعتہ)

4۔ سیرت ابن ہشام، جلد اول، ص ۱۴۸۔ مترجم مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی

5۔ صحیح مسلم، ج ا، کتاب الایمان، ح ۴۱۳

6۔ الصحیح من السیرۃ النبی، ج ا، ص ۸۳

7۔ تفسیر مفاتیح الغیب فخر رازی، ج ۳۲، ص ۲

8۔اضوء علی السنۃ المحمدیۃ او دفاع عن الحدیث، ص۱۸۶
9۔ سیری در صحیحین، ص۲۴۶
10۔بحار الانوار، ج۱۶، ص۱۴۰
11۔ صحیح بخاری، ج۶، ص۱۱۵ح،۴۵۴۸،ترجمہ مولانا محمد داؤد راز
12۔الصحیح فی سیرۃ النبی، ج۱، ص۸۸
13۔سورہ نجم،۲۸
14۔اضوء علی السنۃ المحمدیۃ او دفاع عن الحدیث، ص۸۸
15۔سیرۂ ابن ہشام، ج۱، ص۱۷۷
16۔سیرۂ ابن ہشام، ج۱، ص ۱۷۴، سیرۂ حلبی، ج۱، ص ۱۶۶
17۔الصحیح مین سیرۃ النبی، ج۱، ص۸۹
18۔سورۂ حجر، ۳۹،۴۰
19۔سورۂ اسراء،۶۵
20۔اضوء علی السنۃ المحمدیۃ، ص۱۸۸
21۔اضوء علی السنۃ المحمدیۃ، ص۱۸۸
22۔اضوء علی السنۃ المحمدیۃ، ص۱۸۸، الصحیح مین سیرۃ النبی، ج۱، ص۸۹۔

منابع

۱۔السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، (۱۔۴)، دار المعرفۃ، بیروت لبنان الطبعۃ الاولی ۱۴۲۱ھ
۲۔ صحیح مسلم، ترجمہ علامہ وحید الزمان، ناشر خالد احسان پبلشرز، لاہور، اگست ۲۰۰۴ء
۳۔ صحیح بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ترجمہ مولانا محمد داؤد راز، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، اشاعت ۲۰۰۴ء
۴۔الصحیح من سیرۃ النبی الاعظمؐ، جعفر مرتضیٰ عاملی، قم المقدسۃ، ۱۴۰۳ھ ق۔
۵۔اضوء علی السنۃ المحمدیۃ او دفاع عن الحدیث، محمود ابوریہ، موسسۃ الاعلمی
للمطبوعات، بیروت، لبنان، الطبعۃ الخامسۃ
۶۔سیری در صحیحین، محمد صادق نجمی، قم
۷۔ تاریخ یعقوبی، احمد بن ابی یعقوب ابن واضح یعقوبی، ترجمہ ثاقب اکبر، البصیرہ پبلیکیشنز، اسلام آباد، طباعت اول، دسمبر ۲۰۱۰ء
۸۔تاریخ طبری، محمد بن جریر طبری، دار الاشاعت، کراچی، طبع ۲۰۰۳ء
۹۔ تفسیر مفاتیح الغیب، فخر الدین رازی،
۱۰۔بحار الانوار، العلامۃ محمد باقر المجلسی، مؤسسۃ الوفائ، بیروت، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۰۳ھ